

## 5595-ماہواری کے ایام کی تحدید

سوال

حیض کے خاتمہ کے بعد عورت نماز کی ادائیگی کے لیے مدت کی تحدید کیسے کر سکتی ہے؟  
اگر کوئی عورت یہ خیال کرے کہ اس کی ماہواری ختم ہو چکی ہے اور نماز کی ادائیگی ضروری ہے لیکن بعد میں اسے پھر خون یا برااؤن رنگ کا پانی آتے تو اسے کیا کرنا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اول:

جب عورت کو حیض آتے چاہے زیادہ ہو یا کم تو اس کا طبر خون ختم ہونے سے ہو گا، اور بست سے فقہاء کا کہنا ہے کہ حیض کی کم از کم مدت ایک رات اور دن اور زیادہ سے زیادہ پندرہ یوم ہے۔

شیع الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہاں حیض کی کم یا زیادہ کی کوئی مدت مقرر نہیں، بلکہ جب بھی حیض کی مکمل صفات کے ساتھ خون آتے تو وہ حیض شمار ہو گا، چاہے کم ایام ہو یا زیادہ۔

شیع الاسلام کہتے ہیں:

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اللہ تعالیٰ نے حیض کو کئی ایک احکام سے مullen کیا ہے، اور اس کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت مقرر نہیں کی، اور نہ ہی دونوں حیضوں کے درمیان طبر کی مدت مقرر کی ہے حالانکہ امت محتاج بھی تھی اور عام اس میں بتلا بھی ہیں....

اس کے بعد پھر کہتے ہیں:

علماء کرام نے اس کی تحدید کی ہے اور پھر اس تحدید میں اختلاف بھی کیا ہے، کچھ علماء تو زیادہ سے زیادہ مدت کی تحدید کرتے ہیں لیکن کم از کم مدت کی تحدید نہیں کرتے، تیسرا قول زیادہ صحیح ہے وہ یہ کہ: اس کی کوئی تحدید نہیں نہ تو کم اور نہ ہی زیادہ کی۔

ویکھیں: مجموع الفتاوی (19/237).

دوم:

حیض کے علاوہ استحاصہ کا خون بھی ہے جس کی صفات حیض کے خون سے مختلف ہیں، اور اس کے احکام بھی حیض سے مختلف ہیں، استحاصہ کا خون درج ذیل اشیاء کے ساتھ پہچانا جاسنا ہے:

رنگت: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے، اور استحاصہ کا خون سرخ۔

کیفیت: حیض کا خون گائڑھا اور غلیظ اور استحاصہ کا خون پتلہ ہوتا ہے۔

بو: حیض کا خون بد بودار اور کریہ اور استحاصہ کا خون بد بودار نہیں ہوتا کیونکہ یہ عام رگ سے خارج ہوتا ہے۔

ان صفات کے ساتھ حیض کے خون میں پچان ہو سکتی ہے اس لیے جب حیض والی صفات پانی جائیں تو اسے حیض شمار کیا جائیگا، اور یہ غسل واجب کرتا ہے، اور اس کا خون نجس ہے، لیکن استحاصہ غسل واجب نہیں کرتا۔

اور حیض آنے کی صورت میں نمازو زہ کی ادائیگی نہیں ہوتی لیکن استحاصہ نمازو زہ کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتا، بلکہ اگر خون نہ رکے تو صرف کپڑا اور غیرہ پیٹ کرہ نماز کے لیے وضوء کر نماز ادا کی جائیگی، چاہے دوران نماز بھی خون آتا رہے یہ مضر نہیں۔

سوم:

عورت طہر کو درج ذیل دو اشیاء میں سے ایک چیز کے ساتھ پچان سکتی ہے:

اسفید ماڈہ خارج ہونا : رحم سے صاف شفاف پانی خارج ہونا طہر کی علامت ہے۔

ب خون بالکل خشک اور آنا بند ہو جانا : اگر عورت کو سفید پانی نہ آئے اور خون آتا بالکل بند ہو جائے تو اس سے عورت طہر پچان سکتی ہے، یعنی جب خون آنے والی ہلکے میں روئی رکھے اور روئی بالکل صاف ہو تو وہ پاک ہو چکی ہے اسے غسل کر کے نمازو زہ کی ادائیگی کرنا ہوگی، لیکن اگر روئی سرخ یا زرد یا براون نکلے تو وہ نماز ادا نہ کرے۔

صحابہ کے دور میں عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس پرس بھیجا کرتی تھیں جس میں زردا مادہ لگی ہوئی روئی ہوتی تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتیں : تم جلدی مت کرو جتی کہ سفید پانی نہ دیکھ لو"

اسے امام بخاری نے کتاب الحیض باب اقبال الحیض و ادب الراء میں تعلیقاً روایت کیا ہے، اور امام مالک رحمہ اللہ نے موطاً حدیث نمبر (130) میں۔

الدرجۃ: اس چیز کو کہا جاتا ہے جس میں عورت اپنی خوبی اور دوسرا سامان وغیرہ رکھتی ہے۔

الکرست: روئی کو کہا جاتا ہے۔

اور الفضة: حیض ختم ہونے کے وقت سفید پانی خارج ہونے کو کہتے ہیں۔

السفرة: کا معنی زرد پانی ہے۔

لیکن اگر زردا گدلا پانی طہر کے ایام میں آئے تو اسے کچھ بھی شمار نہیں کیا جائیگا، اور اس میں نماز اور روزہ ترک نہیں کرے گی، کیونکہ اس سے غسل واجب نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس سے جابت ہوتی ہے۔

کیونکہ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"طہر کے بعد ہم زردا اور گدلا پانی کچھ بھی شمار نہیں کرتی تھیں"

سن ابو داود حدیث نمبر (307) صحیح بخاری حدیث نمبر (320) لیکن بخاری کی روایت میں "طہر کے بعد" کے الفاظ نہیں۔

القدرہ : اس براون رنگ کے پانی کو کہتے ہیں جو گندے پانی کے مشاہر ہوتا ہے۔

لانعدہ شینا : یعنی ہم اسے حیض شمار نہیں کرتی تھیں، لیکن یہ پانی بخس ہے اسے دھونا اور وضوء کرنا واجب ہے۔

اور اگر سفید پانی حیض کے ساتھ متصل ہو تو وہ گدلا پانی حیض شمار ہو گا۔

چارم :

اگر عورت سمجھے کہ وہ پاک صاف ہو چکی ہے، لیکن پھر خون آجائے تو اگر وہ خون حیض کی علامات رکھتا ہوا سے حیض شمار کیا جائیگا، وگرنہ وہ استحاطہ ہے۔

اس لیے پہلی حالت میں وہ نمازو غیرہ کی ادائیگی نہیں کرے گی۔

لیکن دوسری حالت میں اسے کپڑا وغیرہ باندھ کر ہر نماز کے لیے وضوء کر کے نماز ادا کرنا ہو گی۔

اور گدلا پانی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ اگر وہ طہر کے بعد آئے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ پاک ہے لیکن اس سے وضوء کرنا واجب ہے۔

اور اگر وہ حیض کی مدت دوران اور طہر سے قبل آئے تو اس کا حکم حیض والا ہو گا۔

واللہ اعلم۔